بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۱۴ جمادی الاول ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ

جلد ۴۹/۱۴ | ۵ نبوت ۱۳۳۹ھش - ۵ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۴ نومبر بوقت دس بجے صبح

کل شام کچھ اعصابی ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت صبح طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

تحریک جدید کے نئے سال کے لئے مالی قربانی کے مطالبہ پر مخلصین جماعت کا والہانہ لبیک

نیکی میں سبقت لے جانے کے قابلِ قدر جذبہ کا نہایت خوشکن مظاہرہ

تین چار دن کے اندر اندر قریباً ۷۵ ہزار روپے کے وعدے

تحریک جدید کی ایک غرض ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ ارشاد فرمائی تھی کہ احباب جماعت کو صحابہ رضوان اللہ علیہم کے رنگ میں رنگین کیا جائے۔ چنانچہ تاریخ ایسے ایمان پرور واقعات سے بھری پڑی ہے جن میں صحابہ کرامؓ نے اشاعت اسلام کے لئے قربانیاں پیش کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی پوری پوری سعی فرمائی۔ مقام مسرت ہے کہ اسی جوش اور اسی جذبے کی تقلید تحریک جدید کے نئے مالی قربانیوں کے مطالبہ پر بھی مشاہدہ میں آتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان ہوتے ہی مخلصین جماعت اور سب سے پہلے خود خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرد و زن اور بچے بوڑھے اپنے محبوب آقا کی آواز پر اولین موقعہ پر لبیک کہنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کے باوجود اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی علالت کے باوجود تحریک جدید کے وعدے بھجوانے میں حسب سابق فاستبقوا الخیرات کا اسوہ قائم رکھا۔ صاحبزادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ نے مسابقت کی روح کے تحت ٹیلیفون پر ہی دفتر کو یاد فرمایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے وعدہ کا فارم ملتے ہی وعدہ پُر کر کے بھجوا دیا۔ مکرم سید میر محمود احمد صاحب نے ایک دعوت میں ہی مجھے اپنا وعدہ نوٹ کرا دیا۔ اسی قسم کی مسابقت کا جوش دیگر اہل ربوہ نے بھی دکھایا۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم نے وعدہ کے ساتھ ہی نقد رقمیں ادا فرما دیں۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ ثانی بھی اعلان کے تیسرے روز دفتر وکالت مال میں تشریف لا کر وعدہ نوٹ کرا گئے۔ بوجہ اس کے کہ اعلان کے وقت وہ لاہور میں تھے۔ پہلے دن کے ثواب سے محرومی پر متاسف تھے۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے نے بھی وعدے پیش کرنے میں حتی الامکان عجلت سے کام لیا۔ کراچی کے احباب نے بذریعہ تار مزید وعدے بھجوایا۔

ایسے ہی بابرکت وجود وں کے جوش و اخلاص نے سال نو کے نئے مالی قربانیوں کے وعدے کو تین چار دن کے اندر اندر ۷۵ ہزار روپیہ کے قریب پہنچا دیا ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ یہ قربانی گزشتہ سال کی نسبت آٹھ ہزار روپیہ کے اضافہ کے ساتھ ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اگر اس پاکیزہ مہم میں خدام الاحمدیہ کی خصوصی توجہ ہمیں حاصل ہو جائے تو انشاء اللہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ رقم پانچ لاکھ تک پہونچ جائے گی۔

بجو شید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال اول)

مشرقی پاکستان کے ساحلی علاقوں میں چار ہزار افراد ہلاک ہوئے ہیں

طوفان زدہ علاقوں کے دورے کے بعد چٹاگانگ ڈویژن کے کمشنر کا بیان

چٹاگانگ ۴ نومبر۔ کمشنر چٹاگانگ ڈویژن نے بتایا ہے کہ ایک سو پچاس میل تک پھیلی ہوئی ۵۰ یونینوں سے ملنے والی خبروں سے پتہ چلا ہے کہ ناگہانی آفت کی وجہ سے ۴ ہزار اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ ان میں ہلاک ہونے والے ماہی گیر بھی شامل ہیں جو اپنی کشتیوں سمیت غرق ہو چکے ہیں۔ آپ نے کہا ابھی ان خبروں کی تصدیق کا انتظار ہے۔

کمشنر چٹاگانگ ڈویژن نے کل لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں گورنر مشرقی پاکستان کی معیت میں متاثرہ علاقوں پر پرواز کی تھی۔ اس کے بعد چٹاگانگ واپس پہنچ کر گورنمنٹ ہاؤس میں اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے۔

کمشنر نے کہا سب سے زیادہ نقصان جزیرہ قطبدیہ کو پہنچا ہے۔ یہ جزیرہ سخت سمندری ریلے کی زد میں آیا۔ جس کی گہرائی روشنی کے مینار کے قریب ۲۰ فٹ تھی۔ حالانکہ روشنی کے مینار کی کرسی سطح بحر سے دس فٹ اونچی ہے۔ آپ نے کہا یہ جزیرہ ۴۵ منٹ تک سمندری ریلے میں ڈوبا رہا تھا۔ جنرل محمد اعظم خاں نے گورنمنٹ ہاؤس میں امدادی کاموں میں رابطہ رکھنے والی کمیٹی کو بتایا کہ متاثرہ علاقوں میں ۱۵ دن کے اندر اندر ۵ ہزار ٹیوب ویل لگانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ متاثرہ علاقوں کے لوگوں کو پینے کا پانی نہ ملنے کی سخت شکایت ہے۔ یہ فوری ہنگامی ضرورت کا

(باقی صفحہ ۸ پر)

مجلس اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام

ایک معلوماتی لیکچر

ربوہ۔ مجلس اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مورخہ ۵ رنومبر ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ مکرم جناب ڈاکٹر ایس ایم اختر ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی (لنڈن) صدر شعبہ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی لاہور ایک تقریر فرمائیں گے عنوان:

Economic problems of Development

تقریر کالج ہال میں ٹھیک ۱/۲ ۲ بجے شروع ہو جائے گی انشاء اللہ۔ دلچسپی رکھنے والے احباب کو شمولیت کی دعوت ہے۔

(سیکرٹری مجلس اقتصادیات)

سکرٹریٹ کے افسروں سے ملاقات کا وقت

لاہور ۴ رنومبر۔ صوبائی حکومت کے اعلان کے مطابق سول سکرٹریٹ کے افسروں سے ملاقات کے اوقات یکم اکتوبر سے ۳۰ اپریل تک حسب ذیل ہوں گے جمعہ کے سوا تمام دن ۱/۲ ۱۱ بجے سے ۱/۲ ۱ بجے تک اور جمعہ گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۶۰ء

آنحضرت صلعم کا اُسوۂ حسنہ

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ہمارے سامنے بطور اسوۂ حسنہ رکھا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ "خلق عظیم" کے مظہر تھے آپ کے سوانح پڑھنے سے کوئی بشر نہیں ہے جو حیرت میں نہیں پڑ جاتا۔ آپ نے زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ایک ایسا اعلیٰ معیار قائم کیا ہے کہ جس کی نظیر انسانوں کی تمام تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

زندگی کا کوئی پہلو خواہ وہ گھریلو زندگی سے تعلق رکھتا ہو تجارت سے کاروبار سے متعلق ہو میل جول سے یا تخلیہ سے تعلق رکھتا ہو۔ میدان جنگ یا دیگر اجتماعی معاملات کے بارے میں ہو۔ کوئی بھی زندگی کا پہلو جو ہمارے قیاس میں آسکتا ہے یا جس کا زندگی سے ذرا سا بھی واسطہ ہو ایسا نہیں ہے۔ جس میں آنحضرت صلعم نے ہمارے سامنے نہایت بلند عملی معیار نہ رکھا ہے دشمنوں اور دوستوں سے کس طرح کا سلوک ہونا چاہیئے۔ رشتہ داروں سے کس طرح پیش آنا چاہیئے اپنے اہل خانہ کے ساتھ کس اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیئے خوشحالی اور تنگی میں کیا وطیرہ اختیار کرنا چاہیئے محبت اور غصہ کے اظہار کی اعلیٰ اخلاق سے کیا نسبت ہے انسانی جذبات جو ممکن ہیں ان کا اعتدال کے ساتھ استعمال کیسے ہونا چاہیئے الغرض کوئی ایسا عمل انسانی زندگی میں نہیں ہے جس کا نمونہ ہم آنحضرت صلعم کی زندگی میں نہیں پاتے گویا آپؐ بشریت کے تمام امکانات اور اخلاقی بلندیوں کے پیکر تھے۔

آپؐ کے اکلوتے لخت جگر حضرت ابراہیم بچپن ہی میں وفات پا جاتے ہیں۔ آپؐ کی جگہ کوئی اور انسان ہوتا تو وہ کیا کچھ نہ کرتا۔ مگر آپؐ نے جو صبر کا نمونہ دکھایا اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپؐ ایک روز ایک شخص سے باتیں کر رہے تھے۔ اس شخص نے چند لمحوں کی رخصت لی اور کہا کہ میں ابھی آیا مگر وہ بھول گیا آپؐ دوسرے دن تک اس کے انتظار میں وہیں کے وہیں کھڑے رہے۔ کیا وعدہ کی پاسداری کا ایسا نمونہ کہیں مل سکتا ہے۔ ایک عورت آپؐ کے رستہ میں کانٹے بچھایا کرتی ایک روز وہ ایسا نہ کر سکی آپؐ اس کے گھر گئے اور دیکھا کہ وہ بیمار ہے۔ آپؐ نے تیمارداری کی۔ آپؐ کے منہ پر دشمن سب و شتم کرتے بلکہ جسمانی ایذائیں دیتے مگر آپؐ نے کبھی جواب نہ دیا۔ چنانچہ آپؐ ایک پہاڑی پر بیٹھے تھے۔ ابوجہل آیا اور اس نے آپؐ کو طمانچہ مارا۔ آپ نے اس کو کچھ نہیں کہا۔ یہ اس لئے نہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ بزدل تھے۔ اسی ابوجہل کا واقعہ ہے کہ اس نے ایک شخص کا کچھ مال دینا تھا وہ دوسروں کے پاس امداد کے لئے گیا مگر سب نے انکار کر دیا۔ آخر وہ آپؐ کے پاس آیا آپؐ اسی وقت اس کے ساتھ ابوجہل کے گھر پہنچے اور اسکو باہر بلا کر اس شخص کی رقم ادا کرنے کے لئے کہا۔ ابوجہل چپکے سے اندر گیا اور رقم لا کر اس شخص کے حوالے کر دی۔

آیئے آپ کے اخلاق عظیم کا ایک اور نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک تقریر الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی جو آپؓ نے قادیان میں خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اجتماع میں ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو فرمائی تھی۔ اس میں آپؓ نے آنحضرت صلعم کی زندگی کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

"فتح مکہ کے دن جس دن عرب کا مقام امارت ختم ہوا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ مکہ کے بڑے بڑے صنادید جن کی ساری زندگی اسلام کی دشمنی میں گذری تھی گردن جھکائے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے ان کے سامنے یہ اعلان کیا کہ جاؤ میں تمہیں کچھ نہیں کہتا تم سب میری طرف سے آزاد ہو۔ یہ اعلان کرنے کے بعد آپؐ اپنی پھوپھی کے پاس گئے اور فرمایا پھوپھی کچھ کھانے کو ہے پھوپھی نے کہا میرے عزیز بچے اگر میرے پاس کچھ کھانے کو ہوتا تو میں تمہیں خود ہی بلا کر کیوں نہ کھلا دیتی میرے گھر میں تو سوائے ایک سوکھی روٹی کے جو کئی دن سے پڑی ہوئی ہے اور کچھ نہیں آپؐ نے کہا کھائیں تو سہی وہ کونسی روٹی ہے جب وہ سوکھی روٹی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائیں تو آپؐ نے فرمایا پھوپھی یہ تو بہت ہی اچھی روٹی ہے۔ اس کے سوا اور کیا چاہیئے کہ آپ افسردہ ہو رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ میرے گھر میں کھلانے کو کچھ نہیں۔ پھر فرمایا پانی ہے آپؐ کی پھوپھی پانی لائیں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سوکھی روٹی اس پانی میں بھگو دی۔ اس کے بعد فرمایا سالن ہے۔ پھوپھی نے کہا سالن ہمارے گھر میں کہاں سے آیا۔ اگر ہوتا تو میں پہلے نہ لے آتی میرے پاس تو صرف تھوڑا سا کھٹا سرکہ پڑا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سرکہ سے اچھا سالن اور کیا ہوگا۔ لائیں اس سے روٹی کھاؤں۔ چنانچہ سرکہ لایا گیا اور آپؐ نے اس سے بھگوئی ہوئی روٹی کھائی یہ انگ لگنے والا کھانا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سرکہ کو بھی خدا کی نعمت سمجھا اور سوکھی روٹی اس کے ساتھ کھا کر اس کے فضل کا شکر ادا کیا۔"

(الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۰ء)

اس واقعہ پر غور کیجئے ایک فاتح انسان جس کے ساتھ دس ہزار قدوسی ہیں ایک شہر میں داخل ہوتا ہے اگر وہ چاہتا تو ایک لمحہ میں شہر کی تمام نعمتیں لا کر اس کے سامنے رکھدی جاتیں کیا آپ کو تمام انسانی تاریخ میں کوئی ایسا واقعہ مل سکتا ہے کہ ایک فاتح کو جبکہ تمام شہر کی اشیاء اسکے قدموں میں ہوں اور وہ اپنی پھوپھی کے گھر جا کر سوکھی سڑی ہوئی روٹی پانی میں بھگو کر صرف سرکہ کے سالن سے کھائے بیشک یہ عظیم مظاہرہ خلق ہے۔ لیکن یہ ہر ایک انسان کر سکتا ہے۔ مگر نہیں کر سکتا دنیاوی بادشاہوں کو تو جانے دیجئے ہمارا یقین ہے کہ بڑے سے بڑا دیندار بھی شاید اخلاق کا یہ نمونہ نہیں دکھا سکتا۔ وہ زمانہ اور وہ گھڑی ایسی نہ تھی کہ کفایت شعاری کی ضرورت ہوتی یہ نہیں تھا کہ آپ کے نزدیک مصلحت وقت چاہتی تھی کہ آپ اچھا کھانا نہ کھائیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ خلق کے ایسے مقام پر پہنچ گئے ہوئے تھے۔ جہاں اچھے کھانے اور برے کھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا آپ اللہ تعالےٰ میں اتنے محو ہو چکے تھے کہ آپ کے نزدیک صرف پیٹ بھر لینا ہی کافی تھا اور اس کی پرواہ نہیں تھی۔ لذیذ کھانوں سے اس کو بھرا جائے یا خشک روٹی سے جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ بشریت سے بالا فعل نہیں ہے۔ مگر عموماً ہر انسان ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہر انسان خلق کے اس معیار پر نہیں پہنچا ہوتا۔ جہاں آنحضرت صلعم پہنچے ہوئے تھے۔ تاہم آپؐ نے جو صحابہ کرام کی جماعت تیار کی وہ آپؐ کے نمونہ پر عمل کرتی تھی۔ ان کے نزدیک بھی اللہ تعالےٰ کے کام کے مقابلہ میں دنیوی لذائذ کی کوئی وقعت نہیں رہی تھی۔ وہ بھی آپؐ کے اُسوہ حسنہ سے متاثر تھے اور وہ بھی ایسے معجزے دکھا سکتے تھے۔ چنانچہ ایک جنگ کے دوران میں جب ایک مسلمان زخمی کے لئے پانی لایا گیا اور اس نے قریب سے ایک دوسرے مسلمان کو پانی مانگتے سنا تو خود پیالہ پینے کی بجائے اس نے دوسرے مسلمان کو جو زخمی تھا پیالہ پیش کرنے کو کہا۔ جب پانی اس کے پاس پہنچا تو اسی طرح اس دوسرے شخص نے بھی ایک اور ساتھی کو پانی طلب کرتے سنا۔ اس نے بھی آگے چلا دیا اسی طرح ایک اور زخمی کے پاس پانی گیا تو پانی لانے والے نے دیکھا کہ اسکی روح قبض ہو چکی ہے۔ وہ واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ باقی زخمیوں کی روح بھی پرواز کر چکی ہے یہ بے نفسی کا نمونہ ان لوگوں نے دکھایا۔

. . . .

. . . .

جو آنحضرت صلعم کے نمونہ سے متاثر تھے آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کا یہ کمال تھا کہ اس نے ایک جماعت کی جماعت کی کایا پلٹ کر رکھدی۔ اسی اسوۂ حسنہ کا معجزہ ہے کہ اسلام کی تاریخ میں ایسے شہنشاہ ہوئے ہیں جن پر فقیری فخر کر سکتی ہے اور ایسے فقیر ہوئے ہیں جن کے پاؤں کے نیچے شہنشاہوں کے تاج و تخت تھے۔

فطری اصول یہ ہے کہ جب انسان کسی امر مہمہ میں مصروف ہوتا ہے تو کھانا پینا اسکے لئے کوئی وقعت نہیں رکھتا

(باقی صفحہ پر)

کامیابی و درخواست دعا

میرے بڑے بھائی عبدالرشید صاحب نے ایم ایس سی (Mass Comm. ?) میں کامیابی حاصل کی ہے اور چھوٹے بھائی عبدالرؤف صاحب غنی نے ڈاکٹری کے تھرڈ پروفیشنل امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ ہر دو کامیابیاں ہر لحاظ سے مبارک کرے اور انہیں مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین

(خاکسار ڈاکٹر عبدالشکور غنی از ایبٹ آباد)

نوٹ: اس خوشی میں اپنے بیٹے دس روپے بطور …

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۶ ستمبر ۱۹۴۶ء ــــــ بعد نماز مغرب

ــــ بمقام ۸ یارک روڈ نئی دہلی ــــ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے :

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فطری جوہر سب سے بلند تھے

ایک دوست نے عرض کیا کہ مجھ سے بعض ہندو دوستوں نے یہ سوال کیا ہے کہ عرب کی گمراہی کے زمانہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کونسی عبادت کی تھی جس کی وجہ سے انہیں قرآن کریم جیسی کتاب مل گئی۔

حضور نے فرمایا:۔

یہ سوال ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ گوہ کی کھاد میں سے خربوزہ کس طرح نکل آیا

اصل بات یہ ہے

کہ یہ چیزیں عبادتوں پر منحصر نہیں ہوتیں۔ بلکہ فطرتی جذبہ اور قربانی پر منحصر ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی نمازیں پڑھتے تھے۔ آپ کے صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے۔ اور منافق لوگ بھی نمازیں پڑھتے تھے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ سب لوگ ایک جیسے مدارج طے کرتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک نماز لوگوں کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں نمازوں سے بھی زیادہ درجہ رکھتی تھی۔ تم ہر روز دیکھتے ہو کہ ایک ہی باپ کے دو بیٹے ہوتے ہیں۔ ایک عالم بن جاتا ہے۔ اور دوسرا پانچ دس روپے کا ملازم ہوتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سوال کرنے سے پہلے اپنے آپ پر سوال کرنا چاہیئے۔ وہی روٹی سالن ہم روزانہ کھاتے ہیں۔ اور وہی روٹی سالن پہلوان کھاتے ہیں۔ لیکن وہ اپنی ذاتی قربانی اور کوشش کی وجہ سے دوسروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔ کیا ہم ہر ایک سے پوچھتے پھریں کہ تم کیوں فلاں پہلوان کی طرح نہیں ہو سکے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو

فطری جذبہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اندر تھا وہی آپ کا راہ نما تھا۔ اور وہی فطرتی تعلیم آپ کو اللہ تعالےٰ کا محبوب بنانے میں ممد ہوئی۔ پھر جب قرآن کریم نازل ہوا تو کیا اس وقت قرآن کے ماننے والے سب ایک ہی درجہ رکھتے تھے۔ کیا صحابہؓ سب کے سب ایک ہی درجہ کے تھے۔ نہیں بلکہ ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی قابلیت کے مطابق حصہ پایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی قابلیت کے مطابق نور حاصل کیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنی قابلیت کے مطابق نور حاصل کیا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی قابلیت کے مطابق نور حاصل کیا۔ اور حضرت علیؓ نے اپنی قابلیت کے مطابق نور حاصل کیا۔ جیسے آسمان سے بارش جب نازل ہوتی ہے۔ تو زمین کی نباتات اپنے اپنے خواص میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق ترقی کرتی ہے۔ جو درخت میٹھے پھل دیتے ہیں۔ وہ اپنی مٹھاس میں ترقی کرتے ہیں اور جو کڑوے پھل دیتے ہیں وہ کڑواہٹ میں ترقی کرتے ہیں۔ آسمان سے پانی سب کے لئے ایک ہی برستا ہے لیکن ہر چیز اس سے اپنی

خاصیت میں ترقی

کرتی ہے۔ اسی طرح جب قرآن کریم کا نزول ہوا۔ تو ابوجہل جس کے اندر گند تھا وہ اپنے گند میں بڑھ گیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ جن کے اندر نیکی اور اخلاص تھا۔ وہ اپنی نیکی اور اخلاص میں پہلے سے بہت بڑھ گئے قرآن کریم میں بھی یہ خاصہ ہے کہ وہ انسانی جوہر کو ترقی دیتا ہے۔ اسی قرآن کی تعلیم کے نتیجہ میں حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے

اعلیٰ روحانی مدارج

حاصل کئے۔ اور اسی قرآن کریم کے انکار کی وجہ سے عتبہ اور شیبہ خدا تعالےٰ کی لعنت کا مورد بن گئے۔ قرآن کریم تو سب کے لئے ایک ہی تھا۔ لیکن ان میں سے ہر ایک نے اپنی قابلیت کے مطابق فائدہ حاصل کیا۔ پس چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فطرت پاکیزہ تھی۔ اس لئے آپ نے کفر کے زمانہ میں بھی وہ کچھ حاصل کر لیا جسے دوسرے حاصل نہ کر سکے۔ آپ کے لئے تو بسم اللہ کی ب بھی کافی تھی۔ لیکن آج لوگوں کے دلوں میں سارا قرآن کریم بھی کوئی نیک تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ یہ

جوہر کا فرق

ہے جن کے اندر اخلاص ہوتا ہے۔ وہ تھوڑی سی نصیحت سے بھی بہت کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جو اخلاص سے خالی ہیں۔ ان کے لئے ساری کتاب بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہتے ہیں کسی سپاہی نے بادشاہ کے سامنے کچھ کرتب دکھلائے۔ ان میں سے ایک کرتب یہ تھا کہ اپنے تلوار کے ایک ہی وار سے گھوڑے کی چاروں ٹانگیں کاٹ دیں جب وہ تماشا دکھا چکا۔ تو شہزادے نے اسے کہا کہ یہ تلوار مجھے دے دو۔ اس نے کہا شہزادے! تلوار لے کر تم کیا کرو گے۔ جب تک تمہیں چلانی نہیں آئے گی شہزادے نے۔

بادشاہ کے پاس شکایت

کی کہ جس شخص نے تماشہ دکھایا ہے۔ اس سے میں نے تلوار مانگی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ کے خالص دوستوں کی علامتیں

(۲)

(۸) خدا تعالےٰ خاص طور پر ان کا متولی ہو جاتا ہے۔ جس طرح اپنے بچوں کی کوئی پرورش کرتا ہے۔ اس سے زیادہ نگاہ رحمت ان پر رکھتا ہے۔

(۹) جب ان پر کوئی بڑی مصیبت کا وقت آتا ہے۔ تو اس وقت دو طور میں سے ایک طور کا ان سے معاملہ ہوتا ہے۔ یا خارق عادت طور پر اس مصیبت سے رہائی دی جاتی ہے۔ اور یا ایک ایسا صبر جمیل عطا کیا جاتا ہے جس میں لذت سرور اور ذوق ہو۔

(۱۰) ان کی اخلاقی حالت ایک ایسے اعلیٰ درجہ کی کی جاتی ہے۔ خود غرضی اور نخوت اور کمینگی اور خود پسندی اور ریاکاری اور حسد اور بخل اور تنگ دلی سب دور کی جاتی ہے۔ اور انشراح صدر اور بشاشت عطا کی جاتی ہے۔

(۱۱) ان کی توکل نہایت اعلیٰ درجہ کی کی جاتی ہے۔ اور اس کے ثمرات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

(۱۲) انکو ان اعمال صالحہ کے بجا لانے کی قوت دی جاتی ہے۔ جو دوسرے ان میں کمزور ہوتے ہیں۔

(۱۳) ان میں ہمدردی خلق اللہ کا مادہ بڑھایا جاتا ہے۔ اور بغیر توقع کسی اجر اور بغیر خیال کسی ثواب کے انتہائی درجہ کا جوش ان میں خلق اللہ کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔ اور خود بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اس قدر جوش کس غرض سے ہے۔ کیونکہ یہ امر فطرتی ہوتا ہے۔

(۱۴) خدا تعالےٰ کے ساتھ ان لوگوں کو نہایت کامل وفاداری کا تعلق ہوتا ہے اور ایک عجیب مستی جانفشانی کی ان کے اندر ہوتی ہے۔ اور انکی روح کو خدا تعالےٰ کی روح کے ساتھ وفاداری کا ایک راز ہوتا ہے جسکو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم)

لیکن اس نے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ بادشاہ نے اسے بلا کر ڈانٹا کہ تم بڑے نمک حرام ہو شہزادے نے تم سے تلوار مانگی اور تم نے تلوار نہیں دی حالانکہ یہ تلوار ہماری دی ہوئی ہے۔ اس نے کہا حضور مجھے دینے سے کوئی انکار نہیں

میرا مطلب یہ تھا

کہ جب تک شہزادے کو تلوار چلانی نہیں آئے گی اس وقت تک وہ تلوار کو لے کر کیا کرے گا۔ اگر حضور فرماتے ہیں تو تلوار حاضر ہے وہ تلوار دے کر چلا گیا۔ شہزادے نے وہ تلوار لے لی اور ایک گھوڑا کھڑا کر کے اس کی ٹانگوں پر تلوار ماری۔ اب بجائے اس کے کہ اس گھوڑے کی ٹانگیں کاٹی جاتیں ان پر تلوار کا نشان بھی نہ پڑا۔ شہزادہ پھر روتا ہوا بادشاہ کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے مجھے تلوار بدل کر دے دی ہے یہ وہ تلوار نہیں۔ اس پر بادشاہ نے پھر اس سپاہی کو بلایا اور سخت سست کہا۔ سپاہی نے کہا حضور تلوار تو وہی ہے لیکن شہزادے کو چلانی نہیں آتی۔ آپ ابھی ایک گھوڑا منگوائیے میں اسی تلوار سے اس کے چاروں پیر کاٹ کر دکھا دیتا ہوں۔ چنانچہ بادشاہ نے گھوڑا منگوایا۔ سپاہی نے اسی طرح ایک ہی ضرب سے اس کی چاروں ٹانگیں کاٹ دیں۔ پھر اس نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور تلوار بغیر کسی ماہر ہاتھ کے خود بخود کام نہیں کر سکتی۔ اسی طرح قرآن کریم تو آج بھی موجود ہے لیکن لوگ ہیں جو اس تلوار سے کام نہیں لیتے۔ اس کے مقابلہ میں آج بھی تلوار میرے ہاتھ میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کا چلانا بھی مجھے سکھا دیا ہے اسی وجہ سے

کوئی اس میدان میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتا

میں نے کئی دفعہ تفسیر کے مقابلہ کے لئے لوگوں کو چیلنج دیا ہے۔ لیکن کوئی شخص مقابلہ پر نہیں آتا۔ پس ہر شخص اپنی استعداد اور قابلیت کے مطابق ان چیزوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں لٹا دیا تھا اس لئے آپ کو یہ مقام مل گیا۔ جو شخص اس رستہ پر قدم نہیں مارتا وہ ان انعامات سے بھی محروم رہتا ہے

تمباکو نوشی مکروہ اور ناپسندیدہ چیز ہے

ایک دوست نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ اور تمباکو نوشی بھی فضول خرچی ہی ہے اس کو حرام قرار دینا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا:۔ آپ بے شک حرام قرار دے دیں۔ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتویٰ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مکروہ اور ناپسندیدہ قرار دیا ہے اس لئے ہم بھی اس فتویٰ کے خلاف کوئی فتویٰ نہیں دے سکتے۔ آپ جانتے ہیں کہ چلتی ہوئی ریل کو یکدم روکا نہیں جا سکتا۔ آہستہ آہستہ ہی اُسے روکا جا سکتا ہے اسی طرح یہ سگرٹ کی ریل جس میں سے دھواں نکلتا ہے آہستہ آہستہ ہی رکے گی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

یہ سخت مضر صحت چیز ہے

اور اعصاب پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے لیکن اس وقت ایک رو اس کی تائید میں چل رہی ہے۔ اس لئے لوگ اس رو میں بہ کر اس کا استعمال کرتے جا رہے ہیں۔ جب اس کے خلاف رو زیادہ طاقت ور ہو جائے گی تو لوگ خود بخود اس سے نفرت کرنے لگ جائیں گے

کمپنیوں کے حصص خریدنے جائز ہیں

ایک دوست نے عرض کیا کہ کیا کمپنیوں کے حصص خریدنے جائز ہیں یا نہیں۔

حضور نے فرمایا:۔

کمپنیوں کے حصص

خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہم نے خود بعض کمپنیاں بنائی ہیں اور ان کے حصص فروخت کئے ہیں۔ اس میں جوئے کا کوئی پہلو نہیں پایا جاتا۔ بلکہ یہ تو تجارت کے لئے روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور تجارت میں ہی صرف کیا جاتا ہے۔ اور تجارت اسلام میں جائز ہے۔

مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی جائز نہیں

ایک دوست نے عرض کیا کہ کیا مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی جائز نہیں۔

حضور نے فرمایا:۔ ہاں مردوں کے لئے

سونے کی انگوٹھی جائز نہیں

درحقیقت اسلام کا منشا یہ ہے کہ وہ چیزیں جو کہ قیمت کے طور پر کام آتی ہیں ان کو روک کر اپنے پاس نہ رکھا جائے۔ اگر لوگ سونے چاندی کو بند کر کے رکھ دیں تو تجارت پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور خزانہ میں سکے کی کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اسلام نے سونے چاندی کے برتنوں سے منع کیا ہے۔ اگر سونے چاندی کے برتن بنائے جائیں گے تو وہ گھر میں بند ہو جائیں گے۔ اور اس کا سکوں پر برا اثر پڑے گا۔ اگر سونے چاندی کو لوگ گھروں میں بند کر دیں گے تو پھر صرف نوٹ ہی نوٹ سکہ کے طور پر رہ جائیں گے۔ اس لئے اسلام نے مردوں کو تو بالکل منع فرمایا کہ وہ سونا نہ پہنیں اور عورتوں کے لئے زیورات پر جو وہ نہیں پہنتیں چالیسواں حصہ زکوٰۃ لگا دی۔ اس طرح چالیس پچاس سال میں آہستہ آہستہ وہ سارا سونا خود بخود نکل آئے گا۔ اور اگر زکوٰۃ ادا نہیں کریں گی تو بے دین بنیں گی۔ جو لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ وہ خود محسوس کر لیتے ہیں کہ زکوٰۃ ہی ہمارا سارا سونا ختم کر دے گی۔ میں نے اپنے گھر میں بھی دیکھا ہے کہ جب چند سال زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو آخر کہہ دیتے ہیں کہ اس زیور کو فلاں جگہ پر لگا دیجئے۔ پس

ہماری شریعت کا منشاء یہ ہے

کہ روپیہ چلتا پھرتا رہے۔ اس کے لئے پہلا قدم تو یہ اٹھایا کہ مرد سونا نہ پہنیں۔ پھر عورتوں سے کہا کہ اگر زیور بنوا کر رکھو گی تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنی ہو گی اور اس طرح اسلام نے غریبوں کے لئے امیروں پر زکوٰۃ فرض کر دی تاکہ امراء کے پاس سے روپیہ نکل کر غریبوں کے پاس جاتا رہے۔ لیکن کمیونزم کی طرح ظالمانہ طور پر چھیننے کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ اس طرح امراء کے دلوں میں غرباء کی نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اسلام نے امراء کے لئے مواقع پیدا کر دیئے ہیں کہ وہ خود محبت و پیار سے اپنے بھائیوں کی خبر گیری کریں۔ اور اس طرح امراء کے دلوں میں غرباء کے لئے محبت پیدا ہو۔ اور غرباء کے دلوں میں امراء کے لئے محبت پیدا ہو۔

اعلان نکاح

عزیزم صلاح الدین صاحب ابن مکرم سیٹھ فاضل کرم علی صاحب (حیدرآباد دکن) کا نکاح انیسہ گوہر صاحبہ بنت مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب سے دو ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے انصار اللہ کے اجتماع پر مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو پڑھا۔ مکرم فاضل کرم علی صاحب محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن کے برادر نسبتی ہیں۔ اور انیسہ گوہر صاحبہ حضرت مولانا ذوالفقار علی خانصاحب گوہر مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

محترمہ خیر النساء صاحبہ اہلیہ حاجی محمد صدیق صاحب مرحوم رضی کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترمہ خیر النساء صاحبہ اہلیہ محترم حاجی محمد صدیق صاحب مرحوم رضی مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز دوشنبہ صبح ساڑھے پانچ بجے بمقام چکلالہ (راولپنڈی) وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۷۳ سال تھی۔

یکم نومبر کو مرحومہ کے چاروں فرزند مکرم حفیظ الٰہی صاحب پاکستان پی ڈبلیو ڈی، مکرم عبدالرحمٰن صاحب سیکشن آفیسر ریلوے بورڈ، مکرم محمد رمضان صاحب چارج مین آرڈیننس فیکٹری واہ اور مکرم احمد دین صاحب ایڈمنسٹریٹو آفیسر جی ایچ کیو مرحومہ کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لائے۔ نماز ظہر کے بعد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو حسب وصیت مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد قبر پر دعا بھی حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف نے ہی کرائی۔ مرحومہ بہت نیک اور دیندار خاتون تھیں۔ ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اور حج بیت اللہ شریف سے بھی مشرف تھیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ مقام قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

درخواست دعا

میری اہلیہ مریم بیگم کئی دنوں سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے سب بھائی بہنوں سے درخواست دعا ہے۔

(محمد شفیع نوشہروی۔ دار الرحمت۔ ربوہ)

انصار اللہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

اجتماع کا دوسرا دن ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء

(قسط ۲)

اجلاس پنجم

بعد نماز ظہر و عصر (جو حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب نے جمع کر کے پڑھائی) ۲۹ اکتوبر کا تیسرا اور مجموعی طور پر اجتماع کا پانچواں اجلاس شروع ہوا۔ حافظ محمد یوسف صاحب چک ۱۵۲ شمالی سرگودھا نے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی جس کے بعد محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "اولاد کے لئے دعا" کا ایک حصہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

درس حدیث و درس کتب حضرت مسیح موعودؑ

حسب پروگرام سب سے پہلے مکرم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ نے حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا آپ نے درس کے لئے چند ایسی احادیث منتخب فرمائی تھیں جن کا موضوع اخلاق فاضلہ تھا سب سے پہلے آپ نے اخلاق فاضلہ کی تعریف واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے سیرت و کردار کے اٹھان اور نشوونما کے لئے جو ہدایات دی ہیں ان پر عمل کرنے سے ہی انسان اخلاق فاضلہ کا حامل بن سکتا ہے اس کے بعد آپ نے چند احادیث پڑھیں اور نہایت دلنشین پیرایہ میں ان کی تشریح فرمائی۔

درس الحدیث کے بعد مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی نے باہمی اخوت و محبت کے بارے میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے بعض نہایت قیمتی اور زریں ہدایات پڑھ کر سنائیں۔

قبولیت دعا کی دو ذاتی مثالیں

بعد ازاں حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے "قبولیت دعا کی دو ذاتی مثالیں" کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے دعا کی اہمیت اور ضرورت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ زمانہ میں دعا محض ایک رسم کے طور پر رہ گئی تھی۔ قبولیت دعا سے ایمان اٹھ چکا تھا اور اس کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پائی جاتی تھیں یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے کہ حضور نے دعا کی حقیقت واضح فرمائی اور ثابت کیا کہ دعا ایک زندہ طاقت ہے۔ اگر صحیح رنگ میں دعا کی جائے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنا اثر نہ دکھائے حضور نے بتایا کہ دعا سے الہام خداوندی کی نعمت عطا ہوتی ہے۔ قبل از وقت قبولیت دعا کی بشارتیں ملتی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر زندہ خدا پر زندہ اور غیر متزلزل ایمان پیدا کرتی ہیں۔

اس کے بعد حضرت مولینا راجیکی صاحب نے قبولیت دعا کی دو ذاتی مثالیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اسلام اور احمدیت کی برکت کے طفیل بظاہر ناممکن حالات میں ان کی دعاؤں کو حیرت انگیز رنگ میں قبولیت سے نوازا۔

سیرۃ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مولانا راجیکی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور نے سیرۃ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر مختصر تقریر کرتے ہوئے نہایت مؤثر پیرایہ میں ایک واقعہ بیان فرمایا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اخلاص و محبت اور اطاعت و فرمانبرداری کا کتنا بلند مقام حاصل تھا۔ حضور کے فرمان اور منشاء کا علم ہونے پر وہ نہ دن دیکھتے تھے نہ رات اور نہایت ہی وارفتگی کے عالم میں عملاً نحن انصار اللہ کہتے ہوئے وہ حضور کی خواہش کی تعمیل کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتے اور اس وقت تک چین نہ لیتے تھے جب تک کہ اسے پورا نہ کر لیتے۔ مکرم شیخ صاحب نے فرمایا ہم بھی انصار اللہ کہلاتے ہیں۔ ہمارے سامنے بھی دین کے کئی کام اور کئی تحریکیں پیش ہوتی ہیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا ہم بھی ان کی تعمیل و تکمیل کے لئے اسی جذبہ اسی شوق اور اطاعت کی اسی روح کا ثبوت دیتے ہیں جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طغرائے امتیاز تھا؟ یہ ہے وہ سوال جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے نفس سے کرنا چاہیئے اور پھر اس کے جواب کی روشنی میں اپنی اصلاح کرنے اور اپنے آپ کو صحابہ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

محترم شیخ صاحب کی اثر انگیز تقریر کیساتھ یہ اجلاس ساڑھے چار بجے سہ پہر اختتام پذیر ہوا۔ ساڑھے چار سے ساڑھے پانچ بجے تک کھیلوں وغیرہ کے فائینل مقابلے ہوئے۔

اجلاس ششم

نماز مغرب و عشاء اور طعام کے بعد ساڑھے سات بجے شب ۲۹ اکتوبر کا چوتھا اور اجتماع کا چھٹا اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں ساڑھے سات بجے شب شروع ہوا پہلے مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

تربیت اولاد

بعدہ مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ پہلے آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اپنے ایک مامور کے ذریعہ اس جماعت کو اس لئے قائم فرمایا ہے کہ تا یہ جماعت دنیا کے کناروں تک اسلام کی اشاعت کا فریضہ ادا کرے اور اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھائے آپ نے فرمایا اس مقصد کے پیش نظر افراد جماعت کی ایک نہایت ہی اہم ذمہ واری یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کی ایسے طور پر تربیت کریں کہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل پوری کامیابی کے ساتھ اس غرض کو پورا کرتی چلی جائے یہاں تک کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آ جائے۔ بعد ازاں تربیت اولاد کے ذرائع پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے شادی کے تعلق میں اسلامی احکام کے مطابق خاص احتیاط سے کام لینے، اولاد کی تربیت کو ان کی پیدائش کے وقت سے ہی شروع کرنے اور اولاد کا جائز احترام ملحوظ رکھنے کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا کہ اگر ہمارے احباب شادی کرتے وقت دیندار عورتوں کو ترجیح دیں۔ گھر کا ماحول اسلامی بنائیں اور خود اپنے اندر احمدیت کے ساتھ عشق کی کیفیت پیدا کریں تو اس سے اولاد کی صحیح تربیت میں بہت مدد ملے گی اور اس کے خاطر خواہ نتائج رونما ہوں گے۔

انابت الی اللہ کے طریق

ازاں بعد محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے انصار اللہ سے خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "انابت الی اللہ کے طریق"۔ آپ نے واضح فرمایا کہ انابت الی اللہ کے لئے عشق الٰہی، عشق قرآن اور عشق رسولؐ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وہ انابت ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوئی اور آپ کی قوت قدسی کی بدولت آپ کے صحابہ اس سے بہرہ اندوز ہوئے۔ آپ نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ ہم اس انابت سے کیسے بہرہ یاب ہو سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرمعارف تحریرات کے بعض نہایت بیش قیمت اقتباسات پڑھ کر سنائے اور واضح کیا کہ ہم بھی حضور علیہ السلام کے بیان فرمودہ طریق پر عمل پیرا ہو کر عشق الٰہی، عشق قرآن اور عشق رسولؐ کی دولت سے مالامال ہو سکتے ہیں اور انابت الی اللہ کا حصول ہمارے لئے بھی آسان ہو سکتا ہے۔

درس قرآن

بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ آپ کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا اور اس امر کو واضح فرمایا کہ تسبیح و تحمید کرنا مومن کی زندگی کا شعار ہے۔ لیکن محض زبان سے تسبیح کرنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کہ دل بھی اس تسبیح میں شریک نہ ہو۔ دل کی شرکت یہی ہے کہ انسان کو قلبی طور پر اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر کامل یقین حاصل ہو تا جب وہ زبان سے تسبیح کرے۔ تو اس کی روح آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہوتی چلی جائے۔ پس اصل تسبیح یہ ہے کہ زبان سے بھی مالک حقیقی کی ستائش ہونی چاہیئے اور دل سے بھی۔

اجلاس ششم کی یہ کارروائی پونے نو بجے شب تک جاری رہی جس کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ (باقی)

ولادت

مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو برادرم عبدالمجید صاحب بی۔اے کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبداللطیف نام تجویز فرمایا۔ نومولود محترم چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ کا نواسہ ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک۔ صالح اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(خورشید احمد)

خوشی اور غم ہر دو مواقع پر صدقہ دینے والوں کی فہرست نمبر ۳

ارشاد نبوی صلعم کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون کا چندہ صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اگر مومن کو خوشی پہنچے تو بطور شکرانہ اور اگر غم پہنچے تو اللہ تعالےٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے یہ چندہ بطور صدقہ ادا کرنا یقیناً نتیجہ خیز ثابت ہوتا ہے۔ اس نیک مقصد کے پیش نظر اس مد میں حسب ذیل بھائیوں اور بہنوں نے حصہ لیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے مشکلیں آسان کرے۔ اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۸۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ بشیر احمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ ۔/۔/۵
۲۹۔ مکرم شمس الدین صاحب احمد نگر ضلع جھنگ ۔/۔/۵
۳۰۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب چک ۱۲۷ بہلول پور ضلع لائلپور ۔/۸/۔
۳۱۔ محترمہ امۃ المجیب بیگم صاحبہ " " " ۔/۔/۳۰
۳۲۔ مکرم ملک مقبول احمد صاحب جلال پور جٹاں ضلع گجرات ۔/۔/۱
۳۳۔ " محمد عیسےٰ صاحب راجہ جنگ ضلع لاہور ۔/۴/۔
۳۴۔ " رحیم بخش صاحب شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ ۔/۔/۵
۳۵۔ " چوہدری فتح محمد صاحب انسپکٹر خانیوال ضلع ملتان ۔/۔/۲۵
۳۶۔ " مرزا نذیر حسین صاحب گوالمنڈی لاہور ۔/۵/۳
۳۷۔ " محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ۔/۔/۵
۳۸۔ " مکرم عبد العظیم صاحب آدم جی نگر مشرقی پاکستان ۔/۔/۲۰
۳۹۔ " محمد ابرار حسین صاحب ماچس فیکٹری شاہدرہ لاہور ۔/۔/۴
۴۰۔ " قاضی شریف احمد صاحب پوسٹل کلرک ملتان چھاؤنی ۔/۔/۵

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مکرم چوہدری محمد بخش صاحب آف مگرا ضلع سیالکوٹ کی وفات

مکرم چوہدری محمد بخش صاحب (المعروف باوا صاحب) ساکن مگرا ضلع سیالکوٹ مورخہ یکم نومبر ۱۹۶۰ء ۸ بجے صبح بعمر قریباً سو سال ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز نماز مغرب کے بعد مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ لہٰذا ان کا جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا تدفین مکمل ہونے پر محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے قبر پر دعا کرائی مرحوم خلافت اولیٰ کے اوائل میں ۱۹۰۸ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے تھے۔ بہت دیندار اور مخلص بزرگ تھے آپ نے چھ بیٹیاں اور دو فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے چھوٹے فرزند مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب سالہا سال تک ضلع رحیم یار خان میں امیر جماعت کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

دُعائے مغفرت

میرے والد مستری فقیر محمد صاحب ۲۹؍۱۰ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم پرانے صحابی تھے عمر ۹۵ سال پائی۔ احباب مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد العزیز احمدی

وصیت کیلئے ضروری شرائط

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نوٹ:۔ بریکٹوں کے اندر کی عبارت حضور کی نہیں بلکہ دفتر کی ہے۔ (سیکرٹری)

اوّل:۔ "وصیت کے متعلق میرے خیالات بہت سخت ہیں۔ میرے نزدیک وصیت مرض الموت کی درست نہیں۔ کیونکہ اس وقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو موت کو قریب سمجھ کر مال کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔"

(اس لئے وصیت صحت اور تندرستی کی حالت میں کرنی چاہیئے)

دوم:۔ "اس سے یہ نقص پیدا ہوتا ہے کہ ایک شخص جو اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا رہتا ہے اور دین کی خدمت سے غافل اور اس کی جائیداد کوئی نہیں ہوتی وہ ایسے وقت میں وصیت کر کے وصیت کے اصل مفہوم کے خلاف عمل کر کے وصیت کنندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔"

(بعض دوست ساری عمر ملازمت یا تجارت وغیرہ کرتے ہیں۔ اور خوب کماتے ہیں۔ مگر وصیت ریٹائرڈ ہو کر یا کام کرنے سے معذور ہو کر اس وقت کرتے ہیں جبکہ وہ مالی لحاظ سے سلسلہ کی کچھ زیادہ خدمت نہیں کر سکتے بلکہ خود اپنی اولاد کے دست نگر اور ان کی امداد کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہ بھی درست نہیں ہے اور ایثار اور قربانی کی اصل روح کے منافی ہے)

سوم:۔ "میرے نزدیک یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ ایک شخص کا گزارہ اس کی جائیداد پر ہے یا تنخواہ پر اگر اصل چیز اس کی تنخواہ ہے تو اس پر وصیت ہونی چاہیئے ورنہ ایک ہنسی بن جائے گی۔"

(اور اگر اصل چیز جس پر اس کا گزارہ ہے جائیداد ہے تو وصیت جائیداد پر ہونی چاہیئے لیکن یاد رکھنا چاہیئے ہر وصیت کا قانونی طور پر دونوں شقوں۔ آمد اور جائیداد۔ پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ مثلاً ایک شخص کی جائیداد کچھ نہیں۔ وہ صرف اپنی ماہوار آمد کی وصیت کرتا ہے۔ مگر ضروری ہے کہ وصیت میں وہ یہ بھی لکھے کہ اس وقت گو میری جائیداد کچھ نہیں لیکن آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یا مثلاً اس کی ماہوار آمد کچھ نہیں اور صرف جائیداد کی وصیت کرتا ہے۔ مگر لازمی ہوگا کہ وہ یہ بھی لکھ دے کہ اس جائیداد کے علاوہ اگر میرا کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی آمد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی)

چہارم:۔ "اسی طرح میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں۔ ظاہر کی شرط اس لئے کہ دل کا حال خدا تعالےٰ جانتا ہے۔"

الفضل محریہ ۸؍ دسمبر ۱۹۱۹ء

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔۔۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

مورخہ ۲۷؍۱۰ کو مولوی محمد اعظم صاحب کی لڑکی اس دنیا فانی سے رحلت کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی صاحب کے ہاں اولاد نرینہ نہیں ہے۔ اس لئے بزرگان دین اور درویشان قادیان دعا کریں کہ خداوند کریم نعم البدل کے طور پر اولاد نرینہ سے سرفراز کرے

(محمد انور قائد خدام الاحمدیہ چک نمبر ۶/۱۱-۱)

درخواستہائے دُعا

۱۔ بھاگلپور شہر کے ایک مخلص اور پرانے احمدی مکرم ڈاکٹر فیاض احمد خان صاحب عرصہ سے شدید طور پر علیل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم اپنے خاص فضل سے انہیں کامل صحت دے۔ (طالب دعا بشیر احمد خادم درویش مبلغ جماعت احمدیہ بھاگلپور بہار)

۲۔ میرا لڑکا منور احمد ٹائیفائڈ سے سخت بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار مبشر احمد احمدی زرگر چنیوٹ محلہ گڑھا ضلع جھنگ)

۳۔ میری والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب درد دل سے ان کی کاملہ صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

(سعیدہ خانم ملتان شہر اندرون بوہر گیٹ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ؛

امریکہ کیوبا میں اپنے بحری اڈوں کی حفاظت کے لئے مناسب کارروائی کریگا

کیوبا میں امریکی فوجوں کی موجودگی سے عوام کو کوئی خطرہ لاحق نہیں

(آئزن ہاور)

واشنگٹن ۳ نومبر۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ امریکہ کیوبا میں گوانٹانامو کے بحری اڈہ پر اپنے قبضہ اور اختیار سے دستبردار ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اور وہ اس اڈے کی مدافعت کے لئے جو کارروائی مناسب سمجھے گا کرے گا۔

ایک بیان جو کل وائٹ ہاؤس سے جاری ہوا۔ کیوبا کی موجودہ حکومت اور چینی روسی بلاک کے درمیان گہرے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے صدر آئزن ہاور نے واضح کیا کہ ان حالات میں بہت ضروری ہے کہ گوانٹانامو کے متعلق ہماری پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ صدر نے کہا کہ اس اڈے کے بارے میں امریکہ کے حقوق کیوبا سے بین الاقوامی سمجھوتوں پر مبنی ہیں اور ان سمجھوتوں میں تبدیلی یا تنسیخ دونوں ملکوں کی رضامندی سے ہی ممکن ہے۔

صدر کے پریس سیکرٹری جیمز ہیگرٹی نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ صدر آئزن ہاور کے بیان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ امریکہ کو ایسی اطلاعات ملی ہیں کہ اڈے پر حملہ ہونے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی وزیر دفاع مسٹر گیٹس اور وزیر بحریہ آر اے برق بھی اس قسم کے بیانات دے چکے ہیں۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق صدر آئزن ہاور نے کہا کہ کیوبا کے امریکی بحری اڈوں میں امریکی فوجوں کی موجودگی سے کیوبا کے عوام کو کوئی خطرہ لاحق نہیں۔

لنکا کے لئے روسی پٹرول

کولمبو ۳ نومبر۔ تیل کی ایک نئی فرم میلونیز پٹرولیم کمپنی نے سالانہ ایک لاکھ تیس ہزار ٹن روسی پٹرول درآمد کرنے کے معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے روسی پٹرول کی قیمت بازار کی موجودہ قیمت سے پچیس فیصد کم ہوگی۔

شام کو شائع ہونے والے اخبار ٹائمز آف سیلون نے ایک سرکاری ترجمان کے حوالے سے کہا ہے کہ نئی کمپنی روس سے جو تیل درآمد کریگی وہ لنکا میں سابق برطانوی بحری اڈے ٹرنکومالی میں ذخیرہ کیا جائے گا۔

افغانستان نے پاکستان کا احتجاج مسترد کر دیا

راولپنڈی ۳ نومبر۔ افغان حکومت نے پاکستان کا وہ احتجاجی مراسلہ مسترد کر دیا ہے جو اس نے گذشتہ اکتوبر میں پاکستان کی شمال مغربی سرحد پر افغان لشکر اور قبائلیوں کے معاندانہ اجتماع اور پاکستانی علاقوں میں ناجائز مداخلت کے خلاف بھیجا تھا۔ پاکستان میں افغان سفیر ڈاکٹر عبدالظاہر نے جو حال ہی میں کابل سے واپس آئے ہیں کل وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر سے ملاقات کی اور خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے وزیر خارجہ کو اپنی حکومت کے فیصلے کی اطلاع دی۔

برطانیہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کا سفیر

قاہرہ ۳ نومبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی وزارت خارجہ نے انکشاف کیا ہے کہ روم میں متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر محمد عوض القونی کو برطانیہ کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سپریم کمانڈر مارشل عبدالحکیم عامر کی کابینہ میں جنگی کارخانوں کے شعبے کے ڈائریکٹر نورالدین قرہی کو ماسکو میں سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ۱۹۵۶ء میں سویز کے بحران کے موقع پر برطانیہ اور متحدہ عرب جمہوریہ نے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے تھے۔ گذشتہ سال یکم دسمبر کو سفارتی تعلقات دوبارہ قائم ہو گئے تھے۔ مگر سفیروں کا تبادلہ عمل میں نہیں آیا تھا توقع ہے کہ آئندہ دسمبر میں دونوں ملکوں کے سفیر اپنے عہدے سنبھال لیں گے۔

متبادل تعمیرات کیلئے برطانوی امداد

لندن ۳ نومبر آج یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ سے کہا جائے گا۔ کہ وہ سندھ کے طاس کو ترقی دینے کی سکیم کے لئے دو کروڑ آٹھ لاکھ پونڈ کی رقم امداد کے طور پر منظور کرے توقع ہے کہ یہ امداد بارہ سال میں دی جائے گی برطانیہ کے دفتر تعلقات دولت مشترکہ نے نہری پانی کے معاہدے سے متعلق (جس پر ۱۹ ستمبر ۶۰ء کو دستخط کئے گئے تھے) ایک وائٹ پیپر جاری کیا ہے جس میں پارلیمنٹ سے منظوری حاصل کرنے کے فیصلے کا اعلان کیا گیا ہے۔

سیلاب سے حفاظت کیلئے دو کروڑ روپے

راولپنڈی ۳ نومبر حکومت مغربی پاکستان نے سیلاب سے حفاظت کی ۵۰ سکیمیں مکمل کرنے کے لئے دو کروڑ روپے کی منظوری دی ہے اس پروگرام کے تحت دریائے راوی۔ جہلم چناب اور سندھ پر نئے بند اور فاضل پانی کے نکاس کے لئے نئی نہریں تعمیر کی جائیں گی۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندے نے معتبر ذرائع کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ صوبائی حکومت کے سیلاب کمیشن نے سیلاب پر قابو پانے کے لئے ایک وسیع منصوبہ تیار کیا ہے جس پر مختلف مرحلوں میں عمل کیا جائے گا۔

اپیلیں اور نظر ثانی کی درخواستیں کمشنروں کو بھیجی جائیں

افسران مال کے فیصلوں کے خلاف اپیل کا طریق کار مقرر کر دیا گیا

لاہور ۳ نومبر۔ مغربی پاکستان کے بورڈ آف ریونیو نے صوبہ کے تمام ڈپٹی کمشنروں اور پولیٹیکل ایجنٹوں کو ہدایت کی ہے کہ ان کے اضلاع میں افسران مال نے کلکٹر کے اختیارات کے تحت جو فیصلے کئے ہوں ان کے خلاف اپیلیں یا نظر ثانی کی درخواستیں درج کر لی جائیں اور مجوزہ طریقہ کے مطابق کمشنروں کو بھیج دی جائیں۔

یہ فیصلہ صوبائی انتظامیہ کمیشن کی اس سفارش کی روشنی میں کیا گیا ہے جس کی بناء پر مرکزی حکومت نے حکم دیا ہے کہ مقدمہ کرنے والوں کے اخراجات کی بچت کے پیش نظر فیصلہ دینے والی عدالت ہارنے والے اشخاص کی اپیل یا نظر ثانی کی درخواست کی سماعت کی بھی مجاز ہوگی مغربی پاکستان کا بورڈ آف ریونیو (اپیلوں اور نظر ثانی کی کارروائی) کے قواعد مجریہ ۱۹۵۹ء کے قاعدہ ۳ میں اس قسم کی ایک اور مد موجود ہے جس کے مطابق ڈویژنوں کے کمشنر اپنے فیصلوں کے خلاف بورڈ آف ریونیو میں دائر کی جانے والی اپیلوں اور نظر ثانی کی درخواستوں کی سماعت کر سکتے ہیں۔

تاہم بورڈ نے ڈپٹی کمشنروں اور پولیٹیکل ایجنٹوں کے نام اپیلیں یا نظر ثانی کی درخواستیں گذارنے کا طریقہ مقرر کیا ہے جس کے مطابق کمشنر کے نام کی جانے والی اپیلیں اور نظر ثانی کی درخواستیں ان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کو پیش کی جائیں گی جنہیں ڈپٹی کمشنر نے اپنی جگہ نامزد کیا ہو۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ان اپیلوں کا معائنہ کرنے کے بعد ان پر ایک نوٹ درج کرے گا۔ جس میں یہ بتایا جائے گا کہ آیا اپیل یا درخواست مکمل ہے یا نہیں۔ اس پر کورٹ فیس لگایا گیا ہے اور اس کے ہمراہ اس ماتحت عدالت یا افسر کے فیصلہ یا ڈگری کی مصدقہ نقل منسلک کی گئی ہے جس کے خلاف اپیل کی جا رہی ہے؟ اگر اپیل یا درخواست میں کوئی خامی پائی گئی تو اپیل کنندہ کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ اسے جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کرے خامی دور ہونے کے بعد اپیل یا نظر ثانی کی درخواست متعلقہ کمشنر کے پاس بھیج دی جائے گی۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

آپ کا بھی تجربہ ہوگا کہ بعض وقت آپ کسی کام میں مصروف ہیں اور آپ کو کھانے کے لئے بلایا جائے تو آپ کام چھوڑ کر کھانے کے لئے نہیں جاتے اس طرح یہ ہر ایک انسان کے امکان میں ہے کہ جب وہ کسی مہم میں مصروف ہو اسکے لئے کھانے پینے کی کشش وقتی طور پر کند ہو جاتی ہے اس لئے آنحضرت صلعم نے جو نمونہ پیش کیا وہ بشریت کے امکان میں ہے لیکن آپ نے اس کا کمال حاصل کیا ہوا تھا پھر آپ کسی دنیوی کام میں مصروف نہیں تھے۔ بلکہ جہاں تک فتح مکہ کا تعلق تھا آپؐ اس میں کامیاب ہو چکے تھے۔ اور عام طور پر ایسے حالات میں ایک معمولی انسان اس کا مظاہرہ نہ کر سکتا بلکہ وہ بہترین کھانے کا انتظام کرتا اور تمام شہر کی نعمتیں ایک لمحہ میں اس کے سامنے رکھ دی جاتیں۔ مگر آپؐ نے ایسے حالات میں بھی صرف خشک روٹی اور سرکہ پر کفایت کی۔ آنحضرت صلعم کے اسوۂ حسنہ کا یہی معجزہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے کام میں اتنے مصروف تھے کہ آپؐ کی زندگی کا کوئی لمحہ بھی بیکار نہیں تھا۔ اس لئے آپ کے سامنے دنیا کے لذائذ کوئی وقعت نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے کام سے اتنی فرصت ہی حاصل نہ تھی کہ آپ کھانے پینے کے اعلیٰ اور لذیذ ہونے کی طرف توجہ دیتے۔

اسی طرح آپ کی جماعت صحابہ کرام بھی اللہ تعالیٰ کے کام میں ہر وقت اتنے مصروف تھے کہ انہیں کسی دنیاوی لذت کی پرواہ ہی نہیں رہتی تھی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک کوئی ایسی حالت پیدا نہ کرے اللہ تعالیٰ کا کام وہ کر ہی نہیں سکتا۔ یہی بات ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم کو سکھائی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ اگر ہم دین کے کام میں اس طرح مصروف ہو جائیں جس طرح آنحضرت صلعم اور آپؐ کے صحابہ کرام تھے تو ہم بھی دنیا کے لذائذ سے بے پرواہ ہو جائیں گے اور ہم کو بھی خشک روٹی اور سرکہ میں وہ لطف آئے گا جو بیکار لوگوں کو لذیذ سے لذیذ کھانوں میں بھی حاصل نہیں ہوتا۔

ممالک اسلامیہ کے مسائل پر صدر ایوبؒ اور شاہ سعود کی بات چیت

ایک گھنٹے تک باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو ہوتی رہی

مدینہ منورہ ۴ نومبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کل بعد دوپہر ریاض سے بذریعہ طیارہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ انہوں نے ظہر اور عصر کی نمازیں مسجد نبوی میں ادا کیں۔ ریاض سے روانگی کے وقت شاہ سعود امیر فیصل وزیر اعظم کابینہ کے وزراء شہزادے قبائلی سردار۔ معززین شہریوں اور سول اور فوجی افسر ہوائی اڈے پر موجود تھے۔

کل شام صدر پاکستان جدہ پہنچ گئے جہاں سے وہ مکہ معظمہ جائیں گے۔ اور عمرا کریں گے۔ پرسوں شام صدر محمد ایوب خان نے ریاض میں سعودی عرب کے فوجی مرکز کا معائنہ کیا تھا۔ اس کے بعد صدر پاکستان نے شاہ سعود کے اعزاز میں ڈنر دیا۔ جس میں وزیر اعظم، شہزادے۔ وزراء نیز سول اور فوجی افسر بھی شریک تھے۔ صدر نے قصر نصریہ (جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے) کے دروازے پر شاہ سعود کا استقبال کیا۔ کھانا کھانے کے بعد صدر پاکستان اور شاہ سعود نے دونوں ملکوں کی دلچسپی کے امور پر گفت و شنید کی۔ جس میں شاہ سعود کے سیاسی مشیروں اور امیر فیصل نے بھی حصہ لیا۔ صدر پاکستان کی امداد کے لئے مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر تعلیم، وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ اور چوہدری علی اکبر سفیر پاکستان متعین سعودی عرب موجود تھے۔ یہ بات ایک گھنٹے سے زائد عرصے تک جاری رہی اور اس کا زیادہ تر حصہ ممالک اسلامیہ کے معاملات کے لئے وقف رہا۔ جدہ ریڈیو کے اعلان کے مطابق موجودہ بین الاقوامی مسائل بھی زیر غور لائے گئے۔ انہوں نے کہا تبادلہ خیالات نہایت دوستانہ ماحول میں عمل میں آیا۔

لاہور اور راولپنڈی کیلئے سوئی گیس

کراچی ۴ نومبر۔ ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی صنعتی ترقیات کارپوریشن کے ماہر سوئی گیس کی پائپ لائن کو مغربی پاکستان کے شمالی علاقوں میں توسیع دینے کے فنی پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لے رہے ہیں۔ جن شہروں تک سوئی گیس پہنچانے کی تجویز ہے۔ ان میں لائلپور،

اتنا نقصان نصف صدی میں کبھی نہیں پہنچا ہوا

ڈھاکہ ۴ نومبر۔ مسٹر ابوالقاسم خان وزیر صنعت ڈھاکہ پہنچ گئے ہیں۔ وہ طوفان زدہ علاقوں کا دورہ کریں گے۔ اس سے پیشتر آپ نے راولپنڈی سے روانہ ہوتے وقت چکلالہ کے ہوائی اڈے پر کہا۔ اس ناگہانی مصیبت سے مشرقی پاکستان کے عوام کو اتنا سخت نقصان پہنچا ہے کہ گزشتہ پچاس سال میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے کہا ۱۸۹۷ء میں بھی اسی قسم کے ایک سخت طوفان کی وجہ سے مقابلۃً بہت کم نقصان پہنچا تھا۔

. . . .

. . . .

. . . . آپ نے کہا ساحل کے قریب اونچے بندوں کی تعمیر کے سوال پر جلد غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب تک بند تعمیر نہیں کئے جائیں گے نشیبی علاقوں کو محفوظ نہیں کیا جا سکے گا۔ آپ نے کہا مرکزی حکومت بیس لاکھ روپیہ عبوری امداد کے طور پر دے چکی ہے۔ نقصانات کا صحیح اندازہ معلوم ہونے پر مزید امداد سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے کہا طوفان اور سمندری ریلے سے اتنا نقصان پہنچا ہے کہ اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ قائم مقام صدر لیفٹیننٹ جنرل اعظم گورنر مشرقی پاکستان کی مفصل رپورٹ پہنچنے پر مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے۔

۴۔ لاہور۔ جہلم، راولپنڈی اور وزیر آباد ... یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس لائن کی تعمیر کے لئے آجکل برما آئل کمپنی کے تیار کئے ہوئے ایک منصوبہ کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

طوفان کے نتیجے میں ہولناک تباہی علاقے کی تاریخ میں اسکی مثال نہیں ملتی

(بقیہ صفحہ اول)

معاملہ ہے اور اسے سب سے پہلے پورا کرنا چاہیئے آپ نے کہا اس سلسلے میں کسی کی طرف سے سستی برداشت نہیں کی جائے گی آپ نے کہا متعلقہ افسروں کو ایسے ہنگامی حالات میں عوام سے دلی ہمدردی کا ثبوت دینا چاہیئے اور انہیں جو کام سونپا گیا ہے اسے اچھی طرح انجام دینا چاہیئے۔

گورنر نے جزیرہ سینڈ دیپ اور بعض دوسرے جزیروں اور ساحلی علاقوں پر پرواز کرنے کے بعد چاٹگام میں اخباری نمائندوں کو بتایا طوفان کے نہایت تباہ کن نتائج نکلے ہیں یہ ایسی تباہی ہے کہ اس علاقے کی تاریخ میں اسکی مثال نہیں ملتی طوفان بہت سی المناک داستانیں چھوڑ گیا ہے جو دیر تک زبان زد خلائق رہیں گی آپ نے کہا نقصان اتنا شدید ہے کہ اس سے پیشتر اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا لوگوں کو ہولناک مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے گورنر نے آج جن علاقوں پر پرواز کی ان میں صدر سب ڈویژن کا دو سو میل لمبا علاقہ۔ جزیرہ قطبدیہ اور جزیرہ مہیش کھالی شامل ہیں وہ قطبدیہ اور مہیش کھالی میں اترے اور ان جزیروں کے باشندوں کو بتایا کہ حکومت انکی امداد کے لئے کیا کچھ کر رہی ہے۔

کراچی کے ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۰ اکتوبر کو چٹاگانگ کے ساحلی علاقے پر جو شدید طوفان آیا تھا اسکی وجہ سے ایک ہزار کے قریب اشخاص ہلاک ہوگئے ہیں اسی طرح بیشمار مویشی طوفان کی نذر ہوگئے ہیں۔ گورنر مشرقی پاکستان کی ہدایت کے مطابق مغربی پاکستان سے دس ہزار مویشی مشرقی پاکستان بھیجے جانے والے ہیں۔

اعلان نکاح

مکرم علی انور صاحب اسسٹنٹ انجنیر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی لاڑکانہ کا نکاح صالحہ بیگم صاحبہ بنت محمد عبداللہ خاں صاحب ریٹائرڈ انجنیر نواب شاہ کے ہمراہ مبلغ بارہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز جمعہ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۶۰ء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(خاکسار بشارت احمد بشیر نائب وکیل التبشیر ربوہ)

فضل عمر بیڈمنٹن ٹورنامنٹ ربوہ

ربوہ۔ آج مورخہ ۴ نومبر بروز جمعہ ساڑھے پانچ بجے شام لجنہ اماء اللہ کے ہال میں فضل عمر بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے فائنل میچ ہوں گے۔ جن میں پاکستان کے بعض نامور کھلاڑی اپنے کھیل کا مظاہرہ کریں گے۔ اور اس کے بعد تقسیم انعامات کی رسم ادا ہوگی۔

شائقین حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

چھ بجے کے بعد ہال کا گیٹ بند کر دیا جائے گا۔ اور کسی کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ)